بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۱۹

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۱ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ - ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش - ۲۸ فروری ۱۹۷۰ء	نمبر ۴۸

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۷ تبلیغ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تو ویسے اچھی ہے لیکن ضعف ابھی چل رہا ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب آپ کی صحت وعافیت کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲۷ تبلیغ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے عام طبیعت تو آجکل بفضل تعالیٰ بہتر ہے لیکن کبھی کبھی دل کی تکلیف اور سر درد کی شکایت ہوجاتی ہے کل پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے طبیعت کسی قدر ناساز رہی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

● مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب ابن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش کو پہلی بچی عطا فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت محمودہ نام رکھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچّی کی صحت و عمر میں برکت دے اور اسے نیک اور صالحہ اور والدین اور خاندان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

ربوہ میں غیر ملکی طلباء کا آل پاکستان فٹ بال ٹورنامنٹ

۲۷ - ۲۸ - فروری اور یکم مارچ کو ڈگری کالج گراؤنڈ میں آل پاکستان (غیر ملکی طلباء) فٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل ٹیمیں حصہ لیں گی :-

۱ - پنجاب یونیورسٹی لاہور
۲ - گورنمنٹ کالج لاہور
۳ - زرعی یونیورسٹی لائلپور
۴ - غیر ملکی طلباء یونین - ربوہ

میچ روزانہ ۳ بجے بعد دوپہر ہؤا کریں گے۔ فائنل میچ یکم مارچ ۱۹۷۰ء کو ۳ بجے ہوگا۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس ۲۸ رفروری کی بجائے ۷ رمارچ کو منعقد ہوگا

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۲۸ - فروری کی بجائے ۷ رمارچ بروز ہفتہ منعقد ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔ احبابِ کرام مطلع رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقویٰ کا مرحلہ وہی طے کرسکتا ہے جو بالکل خدا تعالےٰ کی مرضی پر چلے

اس کیلئے ایک طرف دُعا اور دوسری طرف کوشش کی ضرورت ہے۔ خدا نے دونوں کی تاکید فرمائی ہے

"دینی اور دُنیاوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور اُن کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ طہارت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق فاجر ہو، ظالم ہو وہ اُن کو حاصل کرسکتا ہے۔ چُوڑھے چمار بھی ڈگریاں پا لیتے ہیں۔ لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک اُن کو حاصل کر سکے، ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ اور طہارت کی ضرورت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے۔ جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کُھلیں گے۔

تقویٰ کا مرحلہ بڑا مُشکل ہے اسے وہی طے کرسکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے۔ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے اور وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا میں کوشش کی۔ جب تک تقویٰ نہ ہوگا اولیاء الرحمٰن میں ہرگز داخل نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہوگا حقائق اور معارف ہرگز نہ کُھلیں گے۔ قرآنِ شریف کی عروس اسی وقت پردہ اُٹھاتی ہے جب اندرونی غبار دُور ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جس قدر محنت اور دعا دُنیوی امور کے لئے ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے لئے اس قدر بالکل نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو عام رسمی رواجی الفاظ میں کہ صرف زبان پر ہی وہ مضمون ہوتا ہے نہ کہ دِل میں۔ اپنے نفس کے لئے تو بڑے سوز اور گداز سے دعائیں کرتے ہیں کہ قرض سے خلاصی ہو یا فلاں مقدمہ میں فتح ہو یا مرض سے نجات ملے مگر دین کیلئے ہرگز وہ سوزش و گدازش نہیں ہوتی۔ دعا صرف لفظوں کا نام نہیں کہ موٹے اور عمدہ عمدہ لفظ بول لئے بلکہ یہ اصل میں ایک موت ہے۔ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے یہی معنے ہیں کہ انسان سوز و گداز میں اپنی حالت موت تک پہنچا دے مگر جاہل لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف اکثر دھوکہ کھاتے ہیں۔ جب کوئی خوش قسمت انسان ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ دُنیا اور اسکے افکار کیا شئے ہیں، اصل بات تو دین ہے، اگر وہ ٹھیک ہؤا تو سب ٹھیک ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

اللہ تعالیٰ جہاں رحمٰن و رحیم ہے وہاں جبّار و قہّار بھی ہے

(۲)

اللہ تعالیٰ اسلام کے نزدیک بھی بیشک سراپا رحمانیت اور رحیمیت ہے لیکن اس کی رحمانیت اور رحیمیت کا ہی تقاضا ہے کہ وہ مالک یوم الدین بھی ہو ورنہ دنیا کا توازن قائم رکھنا ناممکن ہے۔

اسلام چونکہ کامل مذہب ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الیوم اکملت لکم دینکم

یعنی آج ہم نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا ہے اس لئے ضروری تھا کہ اس میں فطرتِ انسانی کے ہر پہلو کا لحاظ رکھا جاتا۔ اور چونکہ انسان ایک حد تک اپنے اعمال میں مختار ہے اور بداعمالی کا مرتکب ہو سکتا ہے اور گمراہی کا راستہ بھی اختیار کر سکتا ہے اس لئے کوئی دین اس وقت تک مکمل دین نہیں کہلا سکتا جب تک اس میں جزا سزا کی شرائط نہ ہوں۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا بدمعاشوں کی آماجگاہ اور بدکردار لوگوں کا گھروندا بن جائے۔ اس لئے جس طرح اللہ تعالیٰ رب العالمین۔ رحمٰن و رحیم ہے اسی طرح وہ جبار و قہار بھی ہے۔ اس کے بغیر اس دنیا میں الٰہی تعلیم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب اس میں ایسے انسان پیدا ہو سکتے ہیں جو خودمختاری کی وجہ سے نیکی کے راستہ سے انحراف کر کے بدی کا راستہ اختیار کرتے ہیں اور جو نیک بندوں کو ایذا دیتے ہیں۔ اگر سکھ مذہب کا خدا قہار و جبار نہیں ہے اور صرف محبت ہی ہے تو ایسا خدا اس دنیا کی خدائی کے قابل نہیں ہے۔ اگر وہ گورو نانک کے دشمنوں پر جنہوں نے آپ کو سخت تکلیفیں دیں سزا نہیں دے سکتا تو ایسے خدا کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں۔

یہ غلطی عیسائیوں۔ ہندوؤں اور مسلمان صوفیوں کو بھی لگتی رہی ہے اور یہ محدود نگاہی کی وجہ سے لگتی رہی ہے۔ مگر اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے کہ تم ہر حال میں اور ہر انسان کے ساتھ جو تم پر وار کرتا ہے یکساں سلوک کرو بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ معاف کر دینا بیشک اچھا ہے کیونکہ حالات کے مطابق اگر معاف کر دینے سے نقصان ہوتا ہو تو ایسے شخص کو برابر کی سزا دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کے نزدیک بھی بیشک سراپا محبت ہے لیکن اس محبت کا ہی تقاضا ہے کہ وہ ایک کو دوسرے پر ظلم نہ کرنے دے۔ اگر ایک ظلم کرے تو اس پر اپنا غضب اور قہر نازل کرے ورنہ موجودہ دنیا ایک منٹ کے لئے بھی قائم نہیں رہ سکتی اور اگر رہے تو محض شیاطین کا گھروندا بن کر رہے۔

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

گھر کے اندر جانے اور اجازت لینے کے آداب

عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِی عَامِرٍ اَنَّہٗ اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی بَیْتٍ فَقَالَ: اَاَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِہٖ: "اُخْرُجْ اِلٰی ھٰذَا فَعَلِّمْہُ الْاِسْتِیْذَانَ فَقُلْ لَہٗ قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اَاَدْخُلُ؟" فَسَمِعَہُ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اَاَدْخُلُ؟ فَاَذِنَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الاستیذان ص۳۰۷ ج۲)

حضرت ربعی بن حراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ایک دفعہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی جبکہ آپؐ گھر میں تشریف فرما تھے کہ اندر آ جاؤں؟ آپؐ نے اپنے خادم کو کہا جاؤ اور اس سے کہو کہ اندر آنے کی اجازت اس طرح مانگتے ہیں۔ پہلے السلام علیکم کہو پھر پوچھو کیا میں اندر آ سکتا ہوں۔ جب اس آدمی نے یہ بات سُنی تو ایسا ہی کیا سلام کہا پھر عرض کیا کیا میں اندر آ سکتا ہوں حضورؐ نے فرمایا اجازت ہے آ جاؤ۔ چنانچہ وہ اندر حاضر ہو گیا۔

زندہ پائندہ ذاتِ باری ہے

جو تری یاد میں گزاری ہے ۔۔۔ کس قدر زندگی وہ پیاری ہے
کہتے ہیں مر گیا خدائے یسوع ۔۔۔ زندہ پائندہ ذاتِ باری ہے
عقل مغلوبِ نفسِ امّارہ ۔۔۔ عقلمندوں کی عقل ماری ہے
ہر طرف برّ و بحر میں ہے فساد (ق) انساں انسانیت سے عاری ہے
یہ خلافت سے لبستگی تنویرؔ
کشتیٔ نوحؑ کی سواری ہے

ہو الکتاب ہدایت ہے متّقیں کے لئے
مگر ہے بیج فقط شجرۂ یقیں کے لئے
نئی زمین تو سائنس کی تم نے گھڑ لی ہے
نیا فلک بھی بناؤ نئی زمیں کے لئے
تنویر

اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق اور فرائض

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۵)

مرد کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے قوام بنایا ہے بیوی کے لئے روزی کا مہیا کرنے والا اس کا محافظ اور نگران اور ذمہ وار اور متکفل بنایا ہے اس حیثیت سے اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ بیوی کا مہر ادا کرے کیونکہ جو حقوق زوجیت عورت پر مرد کو حاصل ہوتے ہیں وہ مہر کا معاوضہ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً

(النساء ۲۴)

عورتوں سے ازدواجی زندگی کا فائدہ حاصل کرنے کے بدلے ان کے مہر بطور فرض ادا کرو لیکن بعض خاوند مہر کی ادائیگی کے لئے تنگی محسوس کرتے ہیں اور دینے سے کتراتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عورتوں کے مہر خوشی اور دل کی رغبت سے ادا کیا کرو۔ اس میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کیا کرو۔ فرماتا ہے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً (النساء)

اور عورتوں کے مہر خوشی خوشی ادا کیا کرو۔

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا۔

البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے مہر میں سے کچھ چھوڑ دیں۔ تو اسے تم مزے سے کھا سکتے ہو۔ عورت کو ہر وقت یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنا مہر خاوند کو معاف کر دے کچھ حصہ یا سب کا سب۔ معافی کے بعد خاوند بے کھٹکے اپنے تصرف میں لا سکتا ہے۔ لیکن وہی مہر معاف ہے جو دل کی خوشی سے معاف کیا گیا ہو۔

قرآن کریم کے یہ الفاظ کہ

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا۔

یعنی اگر عورتیں دل کی خوشی سے کچھ حصہ معاف کر دیں۔ بتاتے ہیں کہ اس میں عورت کی خوشنودی کا پورا پورا لحاظ کرنا ہوگا۔ گھر کی فضا کو ایسا نہ بنایا جائے کہ کسی دباؤ یا لالچ سے مجبور ہو کر عورت مہر معاف کر دے۔ ورنہ درحقیقت وہ مہر چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مشہور قاضی شریح کا فیصلہ ہے کہ اگر کسی عورت نے اپنے خاوند کو مہر کا کچھ حصہ یا پورا مہر معاف کر دیا ہو۔ لیکن بعد میں وہ پھر اس سے مطالبہ کرے تو خاوند کو مہر ادا کرنا ہوگا۔ اور خاوند کو اس کا مہر ادا کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ عورت کا یہ مطالبہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے خوشدلی سے معاف نہیں کیا۔ بلکہ کسی بے جا دباؤ یا کسی اور وجہ سے معاف کرنے پر مجبور ہو گئی تھی

مہر کے سلسلہ میں مردوں کو ایک ضروری تنبیہہ قرآن کریم نے یہ بھی کی ہے کہ بعض لوگ ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں کہ دیئے ہوئے مہر کا کچھ حصہ یا سارا واپس لے لیں۔ ایک شخص اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ اسے شریعت کے مطابق طلاق دے کر فارغ کر دے اسے طلاق نہیں دیتا اور روک رکھتا ہے۔ اور اس کو تنگی اور تکلیف میں رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ عورت تنگ آ کر اس بات کو منظور کر لیتی ہے۔ کہ اپنے مال میں سے جو اس نے مہر کی صورت میں یا کسی اور تحفہ کی صورت میں وصول کیا ہوتا ہے خاوند کو دے دے

اسلام نے اور قرآن کریم نے اسے سخت ناپسند کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ عورتوں کے حقوق کو غصب نہ کرو۔

اس موقعہ پر مہر کے سلسلہ میں بعض اور باتوں کا بیان کرنا ضروری ہے۔ جماعت میں رجحان بڑھ رہا ہے کہ بڑے بڑے مہر باندھے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ اس قسم کے مہر خاندانی جھگڑوں اور اختلافات کا موجب ہوتے ہیں اور میاں بیوی میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں بالعموم اسلام میں بڑی بڑی رقوم کے مہر مقرر کرنا پسندیدہ نہیں سمجھا گیا۔ سوائے ایسی صورت کے جہاں لڑکیوں کو رواج یا خاندانی بندھنوں یا کسی اور وجہ سے ورثہ کے حق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ مہر میں اگر اس کمی کو پورا کر دیا جائے۔ تو مناسب ہے۔ ورنہ حتی الوسع مہر تکلیف دہ نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهٗ مُؤْنَةً" (بیہقی)

کہ بڑی برکت والا وہ نکاح ہے جو آسان ہو محنت میں یعنی نہ اس کے رشتہ میں زیادہ تکلیف ہو۔ نہ بیاہ شادی میں کوئی بار ہو۔ نہ مہر اتنے زیادہ ہوں کہ لڑکے والوں کو تکلیف محسوس ہو اور نہ لڑکی والے بوجھ محسوس کریں۔ اب ہمارے ہاں اوّل تو شادی بیاہ میں لڑکی والے اتنا بوجھ ڈال دیتے ہیں کہ بہت سے لوگ قرض لے کر اپنی جائدادیں فروخت کر کے شادی بیاہ کی غیر ضروری رسموں پر غیر ضروری اخراجات کرتے ہیں اور قرضوں کے بوجھ تلے دب کر اپنی خانگی زندگی کو جہنم بنا لیتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنی شادیوں کو سادہ بنائیں۔ حتی الوسع کم اخراجات کریں اور مہر ایک حد کے اندر ہوں جس سے تکلیف اور اذیت کی صورت نہ پیدا ہو۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عمرؓ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ اگر زیادتی مہر دنیوی عزت کا سبب اور اللہ کے نزدیک اتقاء کا باعث ہوتا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر جہت سے زیادہ موزوں تھے۔ مجھے جہاں تک معلوم ہے یہی ہے کہ حضور نے اپنی ازواج مطہرات کا اور صاحبزادیوں کا نکاح بارہ اوقیہ (جو ہمارے سکہ کے لحاظ سے ۵۰۔۶۰ روپے کے قریب ہوتے ہیں) سے زیادہ نہیں مقرر کیا۔

مہر خاوند کی حیثیت کے موافق اور فریقین کی رضامندی سے مقرر ہونا چاہیئے اور حتی الوسع اس بات کی پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ مہروں میں غلو نہ ہو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک اس بارہ میں یہ تھا کہ چھ ماہ کی آمد سے ایک سال کی آمد تک بطور مہر مقرر کرنے کا مشورہ دیتے۔ اس اصول میں ہر طبقہ کا خیال رکھا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"مجھ سے اگر کوئی لڑکے کے متعلق مشورہ کرے۔ تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ چھ ماہ کی آمد سے ایک سال کی آمد بطور مہر مقرر کرو"

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۳۸ء)

ایک اور موقعہ پر آپؓ نے مہر کے متعلق فرمایا۔ جو لوگ دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں صحابہ کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے ...... پس جہاں تک ہو سکے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ یہ ایک قرضہ ہے جو عورت کی طرف سے مرد پر ہے۔"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۱۸ء)

اصل بات یہ ہے کہ روایات سے ثابت ہے کہ صحابہ کے مہر بھی بہت زیادہ نہیں ہوتے تھے۔ اور سادگی کا طریق ان کے پیش نظر رہتا تھا اور بآسانی وہ مہر ادا کر دیتے تھے۔ اب مہر کی رقوم اتنی بڑی ہوتی ہیں۔ کہ وہ لوگوں پر ایک بار ہوتا ہے۔ اور یہی بڑی وجہ ہے کہ وہ ادا کرنے کی گنجائش نہیں پاتے۔ بہرحال مرد کا یہ فرض ہے کہ وہ دل کی بشاشت سے مہر کو ادا کرے۔ اور اپنی زندگی میں ادا کرے۔ یہی اسلام کا منشاء ہے

ایک اور فرض خاوند کا بحیثیت قوام ہونے کے یہ ہے کہ وہ نفقہ کا ذمہ وار ہے۔ اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے عمل کے حدود کی واضح طور پر تقسیم کر دی گئی ہے۔ عورت کا کام گھر میں بیٹھنا خانگی زندگی کے فرائض سرانجام دینا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وقرن فی بیوتکن اور مرد کا کام کمانا اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات زندگی فراہم کرنا ہے۔ اور یہ بات قوامیت کے عین مفہوم میں داخل ہے قوام کہتے ہیں۔ اس شخص کو جو روزی مہیا کرنے والا۔ نگہبانی اور خبرگیری کرنے والا ہو۔ اور عورت کے معاملات کا ذمہ دار ہو۔ اور قوام کی حیثیت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ یہ بتلائی کہ

وَبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

کہ وہ اپنے اموال کو اپنی بیویوں پر خرچ کرتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ مرد کا یہ اہم فرض ہے کہ وہ عورت کے نفقہ کی ذمہ داری اٹھائے اور یہ عورت کا ایسا حق ہے کہ اگر خاوند اپنی اس ذمہ واری اور فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرے۔ تو قانون اس کو ادا کرنے پر مجبور کرے گا۔ لیکن نفقہ کی مقدار کا اندازہ عورت کی خواہشات پر مبنی نہیں۔ بلکہ مرد کی استطاعت پر ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بیان فرما دیا ہے۔ فرماتا ہے

علی الموسع قدرہ و علی المقتر قدرہ۔

مالدار پر اس کی استطاعت کے مطابق نفقہ ہے اور غریب و مفلس پر اس کی استطاعت کے مطابق یہ نہیں کہ غریب آدمی سے وہ نفقہ طلب کیا جائے۔ جو اس کی حیثیت سے زیادہ ہو۔ یا مالدار آدمی وہ نفقہ دے۔ جو اس کی حیثیت سے کم ہو۔

ابوداؤد جو حدیث کی مشہور کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک صحابی نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی کہ حضور

ماحق زوجة احدنا علیہ

بیوی کا اپنے خاوند پر کیا حق ہے قال حضور نے فرمایا۔

ان تطعمھا اذا طعمت وتکسوھا اذا اکتسیت

کہ جب تو کھائے تو بیوی کو بھی کھلائے۔ جب تو کپڑا پہنے تو بیوی کو بھی پہنائے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ خاوند کی ذمہ داری ہے۔ کہ عورت کو کھانا دے۔ لباس مہیا کرے اور دیگر خانگی ضروریات کو پورا کرے اور اس میں اپنی حیثیت کو مدّ نظر رکھے۔ اگر خاوند عورت کے اس حق کو صحیح طور پر ادا نہیں کرے گا۔ تو اس کا اثر آئندہ پیدا ہونے والی اولاد پر پڑے گا۔ جو کمزور ہوگی۔ اور خاندان اور معاشرہ کے لئے ایک تکلیف دہ صورت پیدا ہوگی۔ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ

اس وجہ سے کہ مال میں کمی آجائے گی بیویوں کو کھانے پینے کی چیزیں مہیا نہ کرنا یا ان کی صحت کے لئے ضروری غذا کا نہ دینا جہاں بیوی کی صحت کی کمزوری کا باعث ہوگا۔ وہاں اولاد پر بھی اس کا بُرا اثر پڑے گا۔ اس لئے خاوند کا فرض ہے کہ وہ نان نفقہ دینے میں بخل سے کام نہ لیں۔ بعض خاوند بخل سے کام لیتے ہیں۔ خرچ کرنے کو مال تو ہوتا ہے۔ لیکن بیوی کی اچھی اور معروف طریق پر ضروریات زندگی مہیا نہیں کرتے۔ حتی الوسع فیاضی کا مظاہرہ کریں۔ مگر یہ سب باتیں استطاعت کے مطابق ہوں۔ اسلام خاوند پر غیر ضروری اور ناجائز بوجھ بھی نہیں ڈالتا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ (سورہ الطلاق)

چاہیئے کہ مالدار اپنی وسعت وطاقت کے مطابق خرچ کرے۔ اور جو مالدار نہیں وہ اللہ کے دیئے میں سے خرچ کرے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا۔ اللہ تعالےٰ کسی نفس کو ایسے احکام نہیں دیتا جو اس کی طاقت سے بڑھ کر ہوں۔

مرد کا ایک اہم فرض یہ ہے کہ قوّام ہونے کی حیثیت میں اسے جو اختیار اور حق فوقیت دیا گیا ہے۔ اس کا استعمال درست طور پر کرے۔ غلط رنگ میں ظالمانہ طریق سے نہ کرے۔ مثلاً

(۱) عورت کی خواہشات کو پورا کرنے سے کسی عذر جائز کے بغیر اعراض کرنا۔ جس کا مقصد محض عورت کو سزا دینا یا تکلیف پہنچانا ہو۔ اس کے لئے اسلامی معاشرہ میں زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی مدت رکھی گئی ہے۔ بہت سے مرد ایسے ہیں جو یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ بیویوں سے تعلق نہیں رکھیں گے۔ لیکن طلاق بھی نہیں دیتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ للذین یؤلون من نسائهم تربص اربعة اشهر فان فاءو فان الله غفور رحیم (نساء آیت بقرہ ۲۲۷)

کہ اگر کوئی ایسا کر بیٹھے تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اسے چار مہینے تک مہلت دی جاتی ہے۔ اس عرصہ میں وہ صلح کرے تو کرے۔ ورنہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے عورت کو معلقہ چھوڑنے کے خلاف فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲) عورت سے رغبت نہ ہو اس کو رکھنا نہ چاہیے مگر محض ستانے اور زیادتی کرنے کے لئے اس کو رکھ چھوڑے۔ بار بار طلاق دے اور پھر رجوع کرے قرآن مجید میں اس کو بھی سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا (بقرہ ع ۲۹)

اور عورتوں کو ستانے اور ان پر زیادتی کرنے کے لئے نہ روک رکھو۔ جو ایسا کرے گا وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ۔

خُطبۂ نکاح

مورخہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش بمطابق ۲۰ فروری ۱۹۷۰ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت برادرم مکرم فلاح الدین صاحب شمس ابن حضرت مولانا شمس صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر جو خطبہ نکاح آپ نے ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں درج ہے۔

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس وقت جس نکاح کے اعلان کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ اعلان حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس خالدِ احمدیت کے ایک فرزند کا ہے۔ دوسری طرف محترم حافظ بشیر احمد صاحب، جن کے والد سلسلے کے ایک مخلص بزرگ گزرے ہیں کی صاحبزادی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق میں اس نکاح کا اعلان کر رہا ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے یہ امر ذکر فرمایا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام ایک سفر پر گئے۔ انہیں ایک بزرگ کے ساتھ اس سفر میں ہم رفیق ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بسعادت اس لئے میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے کہ موسےٰ علیہ السلام نے اس بزرگ سے یہ بات عرض کی کہ میں آپ کی اتباع کرتا ہوں۔ آپ مجھے کچھ تعلیم دیں۔ کچھ آپ سے سیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ اس سفر میں تین واقعات پیش آئے جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ ہر واقعہ کی بڑی تفسیر ہے۔

ایک واقعہ ان تین میں سے یہ ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اور وہ بزرگ ایک بستی میں وارد ہوئے ان کو بھوک لگی ہوئی تھی۔ اہل گاؤں نے ان کے کھانے کا کوئی انتظام نہ کیا۔ انہوں نے انکار کر دیا کہ ان کو کھانا پیش کریں وہ بزرگ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ساتھ لئے ہوئے جا رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک دیوار ہے وہ مائل ہے گرنے کے لئے جھکی ہوئی ہے اور خطرہ ہے کہ چند لمحات یا گھنٹوں میں گر جائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس بزرگ نے اس دیوار کو ٹھیک کر دیا اور اس کو مضبوط بنا دیا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے استفسار کیا کہ گاؤں والوں نے تو ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا کہ کھانا تک دینے سے انکار کر دیا۔ اور آپ نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اس بستی میں ایک دیوار جو گرنے لگی تھی۔ آپ نے اس کو مضبوط بنا دیا ہے حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس بزرگ نے تینوں واقعات کی تعبیر بتلائی اس میں اس واقعہ کے ذکر پر فرمایا:۔

اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

فرمایا کہ یہ دیوار کا واقعہ اس لئے ہوا ہے۔ کہ یہ دیوار دو یتیم بچوں کی ہے اور اس دیوار کے نیچے ان کے لئے ایک خزانہ مخفی ہے۔ خزانہ دفن کیا گیا ہے اور ان کا باپ نہایت بزرگ آدمی تھا۔ صالح بزرگ تھا۔ اللہ کی مشیت نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ دیوار اسی طرح قائم رہے۔ اور یہ خزانہ محفوظ رہے۔ جب تک یہ بچے بالغ ہو جائیں۔ اور بالغ ہو کر یہ خزانہ سنبھال لیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ ان کا باپ بڑا نیک تھا۔ ان کے باپ کی نیکی اللہ کی نظر میں ایسی مؤثر ثابت ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دو برگزیدہ انسان جائیں اور اس گرنے والی دیوار کو سہارا دیں مضبوط بنائیں تاکہ وقت مقررہ تک وہ دیوار قائم رہے۔ اور محفوظ رہے۔ اور جب بچے بالغ ہوں تب وہ اس خزانہ کو نکال کر اپنے استعمال میں لائیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ برگزیدہ انسانوں کی اولاد کا بھی لحاظ رکھتا ہے۔ اور ان کے لئے بھی بہت سی مراعات دیتا ہے۔ یوں تو ہر شخص کی اپنی نیکی ضروری ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص بُرے طریق کو اختیار کرے۔ اور اس کا باپ نیک ہو تو باپ اس کی نجات کا موجب بنے لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر باپ بھی نیک ہو اور بیٹے بھی نیک ہوں تو اللہ تعالےٰ ان بیٹوں کا لحاظ رکھتا ہے۔ اور باپ کی نیکی کی وجہ سے ان بیٹوں کی زندگی دنیا میں بھی سنور جاتی ہے۔ اور آخرت میں بھی اللہ تعالےٰ اس کو سنوارتا ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ہمارے سلسلہ کے ایک نہایت جیّد عالم اور نہایت فدائی اور بڑے برگزیدہ انسان تھے جن کا الہام اور رویا افضال تھے مجھے فلسطین میں جا کر ان کے کمالات کا زیادہ علم ہوا۔ کیونکہ وہاں پر جس طریق جانفشانی سے انہوں نے کام کیا۔ میں اس کو بخوبی جانتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو قبولیت عطا فرمائی۔ اور وہاں پر ایک جماعت بن گئی۔ اور ان کا نام ہمیشہ کے لئے روشن ہوا اور اللہ تعالےٰ نے ان کے درجات کی بلندی کے لئے بڑے سامان پیدا کئے۔ وہاں کے لوگوں میں جب حضرت مولانا کا ذکر آتا ہے رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ ان کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔ انہوں نے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ اور سلسلہ احمدیہ میں اللہ تعالےٰ نے ان کو بڑی عظمت بخشی۔ ان کے بچوں کے لئے بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ ان کے باپ کو اللہ نے یہ مقام بخشا ہے۔ اور ہماری تمنا اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے صاحبزادوں کو بھی اسی رنگ میں دین کے فدائی اور سلسلہ کے لئے قربانی دینے والے بنائے۔ اور وہ دین کے نام کو روشن کرنے والے ہوں۔ اور اپنے خاندان کو بھی روشن کرنے والے ہوں۔ اور حضرت مولانا کی روح کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہوں۔ ہمیں حضرت مولانا کی اولاد کے ساتھ ایک طبعی قلبی اُنس ہے۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو دین و دنیا کی ترقیات سے ہمیشہ نوازتا رہے ان کلمات کے ساتھ میں اس نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ نکاح عزیز مکرم فلاح الدین صاحب شمس پسر محترم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کا دس ہزار روپے مہر پر عزیزہ محترمہ زاہدہ منصورہ صاحبہ بنت مکرم جناب حافظ بشیر احمد صاحب کراچی سے قرار پایا ہے (ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا) دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتے کو نہایت مبارک بنائے اور دونوں خاندانوں کے لئے بہترین نتائج اور ثمرات پیدا فرمائے (بشیر الدین شمس)

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد)

منافقین ازروئے قرآن کریم

از مکرم طارق محمود صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ

بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے جب کبھی نبی مبعوث ہوتا ہے تو اس کے ظہور کے وقت دو گروہ ایسے پیدا ہو جاتے ہیں جن کو پہچاننے میں چنداں مشکل پیش نہیں آتی۔ یہ دو گروہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ نبی کے تمام دعاوی پر صدق دل سے ایمان لاتے۔ سچے اخلاص سے نبی کے تمام احکام کو درست یقین کرتے ہیں۔ اور پھر ان احکام کی بجا آوری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ یہ لوگ حقیقی مومن کہلاتے ہیں

دوسرے گروہ میں وہ لوگ شامل ہیں جو کھلم کھلا نبی کی مخالفت کرتے اور علی الاعلان اسے کاذب اور مفتری قرار دیتے ہیں یہ لوگ کافر کہلاتے ہیں۔

مندرجہ بالا دو گروہ اپنے اپنے مشن کی تکمیل میں معروف ہو جاتے ہیں یعنی مومنین کی جماعت نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری میں اور کفار کا گروہ اُس کی مخالفت اور تکذیب کرنے میں ان دو گروہوں کو ان کے اعمال کی وجہ سے پہچانا جا سکتا ہے۔ لیکن ان دو گروہوں کے علاوہ ایک گروہ ایسا بھی پیدا ہو جاتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ

(النساء آیت ۱۴۴)

ترجمہ:۔ اُن کی حالت (ریا داری اور غفلت کے) درمیان ہوتی ہے۔ نہ وہ ان (مومنوں) کے ساتھ ہیں اور نہ وہ اُن کافروں کے ساتھ ہیں۔

دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔

(البقرہ آیت ۹)

ترجمہ:۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہرگز ایمان نہیں رکھتے۔

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس گروہ میں وہ لوگ شامل ہیں جو اصل میں رسول کے سچے پیروکار اور متبع نہیں ہوتے لیکن مومنین کی جماعت میں اپنے آپ کو شامل رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف کفار کے ساتھ بھی گٹھ جوڑ رکھتے اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ یہ لوگ دوہری شخصیت کے مالک ہوتے ہیں جب مومنین کی جماعت کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو قربانی کے میدان سے بھاگ جاتے ہیں۔ لیکن جب مومنین کی جماعت پر اللہ کا کوئی انعام ہوتا ہے تو یہ لوگ بھی حصہ لینے کے لئے آگے آ جاتے ہیں۔ انہی لوگوں کو قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے منافق قرار دیا ہے۔

منافقین کی نشانیاں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں منافقین کی کئی نشانیاں بیان فرمائی ہیں اور بار بار منافقین کا ذکر کر کے اُن کے شر سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

. . . .

منافقین کی جو نشانیاں قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند نشانیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) دھوکا باز

منافقوں کی پہلی علامت یہ ہے کہ وہ دھوکے باز ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؕ

(البقرہ آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ وہ اللہ کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔ دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ مگر (اصل میں) وہ اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے اور وہ سمجھتے نہیں

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ (النساء آیت ۱۴۳)

ترجمہ۔ منافق یقیناً اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔

۲۔ نفاق کے مریض

دوسری نشانی منافقین کی یہ ہے کہ ان کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے جس کی وجہ سے وہ حقیقی مومن نہیں بن سکتے۔ منافقین کی اس نشانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ (البقرہ آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ ان کے دلوں میں ایک بیماری تھی۔ پھر اللہ نے ان کی بیماری کو (اور بھی) بڑھا دیا۔

۳۔ کاذب

منافقین کی تیسری نشانی یہ ہے کہ وہ جھوٹے ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ۔

(البقرہ آیت ۱۱)

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۔ (منافقون آیت ۲)

۴۔ مفسد

منافقین کی چوتھی علامت جو قرآن مجید میں بیان فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ منافق مفسد ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ (البقرہ آیت ۱۲)

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۔

(البقرہ آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ اور جب اُن سے کہا جائے (کہ) زمین میں فساد نہ کرو، تو کہتے ہیں۔ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں (کان کھول کر) سنو! یہی لوگ بلاشبہ فساد کرنے والے ہیں۔ مگر وہ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں۔"

یعنی حقیقت میں وہ فسادی ہوتے ہیں لیکن دوسروں کے سامنے اپنے آپ کو ناصح کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

۵۔ احمق

منافق شیخی بگھارتے ہوئے مومنوں کو بیوقوف کہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن بیوقوف نہیں بلکہ منافق ہی حقیقت میں بیوقوف ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ منافقوں کی بیوقوفی کے بارے میں فرماتا ہے:۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ۔

(البقرہ آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ (دل سے بھی طرح) ایمان لاؤ۔ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے۔ کہ کیا ہم (اس طرح) ایمان لائیں جس طرح بیوقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں۔

یاد رکھو! (یہ جھوٹ بول رہے ہیں) وہ خود ہی بیوقوف ہیں مگر (اس بات کو) جانتے نہیں۔

۶۔ ٹھٹھا کرنے والے

منافقین کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ مومنوں سے ٹھٹھا کرنے والے ہوتے ہیں یعنی جب وہ مومنوں سے ملتے ہیں۔ تو ان سے کہتے ہیں۔ کہ ہم بھی تمہاری طرح ہی ایمان لائے ہیں اور جب اپنے سرغنوں سے ملتے ہیں تو انہیں کہتے ہیں کہ ہم تو اصل میں تمہارے ساتھ ہیں مومنوں سے تو ہم صرف ہنسی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ښ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔ (البقرہ ۱۵)

ترجمہ:۔ اور جب وہ اُن لوگوں سے ملیں جو ایمان لائے ہیں۔ تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو (اس رسول کو) مانتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے سرغنوں سے علیحدگی میں ملیں تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف (ان مومنوں سے) ہنسی کرنے والے ہیں۔

(باقی)

گھریلو نسواں (جنوب) امراض اٹھرا کا بینظیر علاج دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰/ روپے

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از ۹/۱/۶۹ تا ۱۵/۱/۷۰)

مندرجہ ذیل دوستوں نے علاج نادار مریضاں کے لئے صدقات کی رقوم ارسال کی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

یہ رقوم ۹/۱/۶۹ تا ۱۵/۱ کے عرصہ میں وصول ہوئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان احباب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ طوالت کی وجہ سے صرف وہ رقوم شائع کی جا رہی ہیں جو ۱۰/- روپے یا اس سے زائد ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ رقوم اپنے غریب بھائیوں کے علاج کے لئے بھجواتے رہیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

۱	عطاء اللہ صاحب ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد	۱۰ ـــ ۰۰
۲	بیگم شاہنواز صاحب المنیجر کراچی	۹۰ ـــ ۰۰
۳	سید اقبال محمود صاحب الٰہی بخش کالونی "	۱۰ ـــ ۰۰
۴	رشید وحید سلیم صاحب بذریعہ رضیہ بیگم صاحبہ	۳۰ ـــ ۰۰
۵	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب ربوہ	۳۲ ـــ ۰۰
۶	ملک بشیر احمد خان صاحب مبشر میڈیکو ملتان	۲۰ ـــ ۰۰
۷	شہاب الدین صاحب باجوہ کوٹ باغ دین ضلع حیدرآباد	۲۰ ـــ ۰۰
۸	امتیاز احمد صاحب بذریعہ چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی	۱۰ ـــ ۰۰
۹	بیگم میجر جنرل چوہدری بشیر احمد صاحب کھاریاں کینٹ	۵۰ ـــ ۰۰
۱۰	میجر جنرل عبدالعلی صاحب جہلم چھاؤنی	۲۰۰ ـــ ۰۰
۱۱	بیگم چوہدری امین احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۵۰ ـــ ۰۰
۱۲	مس بشریٰ سعد صاحب کھاریاں ضلع گجرات	۵۰ ـــ
۱۳	بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی	۴۰ ـــ ۰۰
۱۴	عطیہ از ٹی بی مریضاں بذریعہ ضیاء الدین صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	۲۳۷ ـــ ۰۰
۱۵	ایچ ایس علیم صاحب (بلا تفصیل)	۴۸۷ ـــ ۰۰
۱۶	خلیل احمد خان صاحب ایگزیکٹو انجینئر پشاور	۱۵۰ ـــ ۰۰
۱۷	بیگم محمود احمد ناصر صاحب انسپکٹر آف ورکس ریلوے راولپنڈی	۱۰ ـــ ۰۰
۱۸	مسز طیب صاحب بہاولپور ہاؤس لاہور	۳۰ ـــ ۰۰
۱۹	راحت منظورہ محمد آباد کالونی لائل پور	۲۰ ـــ ۰۰
۲۰	مسز علاؤ الدین صاحب منڈی پور گوجرانوالہ	۲۲ ـــ ۰۰
۲۱	مسز این اے چوہدری صاحب	۲۵ ـــ ۰۰
۲۲	بیگم سید سعیدہ جواد علی صاحب ربوہ	۴۰ ـــ
۲۳	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۵۰ ـــ ۰۰
۲۴	سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ کراچی	۱۱ ـــ ۰۰
۲۵	عبدالحق صاحب مصری شاہ لاہور	۱۵ ـــ ۰۰
۲۶	چوہدری فقیر اللہ صاحب سانگلہ ہل	۱۰ ـــ ۰۰
۲۷	محمد اختر صدیقی صاحب لاہور	۱۰ ـــ ۰۰
۲۸	دختر چوہدری نبی احمد صاحب بذریعہ صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب	۱۵ ـــ ۰۰
۲۹	مرزا محمد اسلم صاحب سرگودھا	۲۵ ـــ ۰۰
۳۰	سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ حیدرآباد	۸۸ ـــ ۰۰
۳۱	راجہ علی محمد صاحب گلبرگ لاہور	۱۴۰ ـــ ۰۰
۳۲	سید ناصر مرتضیٰ علی صاحب کراچی	۶۰ ـــ ۰۰
۳۳	طاہر یزدانی صاحب لاہور	۱۰ ـــ ۰۰
۳۴	محمود الحسن صاحب کوٹلی	۱۰ ـــ ۰۰
۳۵	طارق علی صاحب " لاہور	۲۰ ـــ ۰۰
۳۶	سراج الدین صاحب گجرات	۹ ـــ ۷۰
۳۷	سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ بذریعہ چوہدری سعید احمد صاحب حیدرآباد	۱۰۷ ـــ ۰۰
۳۸	بیگم میجر منظور الحسن صاحب لائل پور	۲۵ ـــ ۰۰

(باقی)

انصار اللہ اور ناظمین اضلاع

مجالس میں بیداری پیدا کرنے کے لئے ایک ابتدائی قدم یہ ہے کہ ہر مجلس ماہوار رپورٹ ارسال کرے قطع نظر اس کے کہ عرصہ زیر رپورٹ میں کسی خدمت کی توفیق ملی یا نہ ملی۔ اگر خدانخواستہ کام صفر بھی ہو تو بھی آپ کی رپورٹ شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی رپورٹ ہر صورت آنی چاہیئے لہٰذا ناظمین اضلاع سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس نئے سال میں اس لحاظ سے متعلقہ مجالس میں بیداری پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

شکریۂ احباب اور درخواست دعا

جلسہ سالانہ کے ختم ہونے کے بعد ربوہ میں مورخہ ۳۱ر دسمبر سنہ ۶۹ء کی صبح کو چناب ایکسپریس پر مجھے ایک حادثہ پیش آیا اور میں پلیٹ فارم سے ٹرین کے نیچے جا گرا۔ میرا بایاں پاؤں ٹرین کے نیچے کچلا گیا۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ابتدائی طبی امداد کے بعد میں تعلیم لاہور البرٹ وکٹر ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ وہاں پر اپریشن کر کے میری بائیں ٹانگ گھٹنے کے نیچے ۲½ انچ چھوڑ کر بقیہ ٹانگ کاٹ دی گئی۔ قادر مطلق نے اپنے فضل سے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس کے بعد سے اب تک علاج ہو رہا ہے۔ بائیں ٹانگ کے گھٹنے سے نیچے والے حصہ پر ورم ہے۔ اور جب تک ورم نہ اتر جائے مصنوعی ٹانگ نہیں لگ سکتی۔ گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف بھی رہتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد صحت کاملہ و شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ حضرت مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ اور ہسپتال کے عملہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد اور تمام احباب جماعت کا بے حد ممنون ہوں۔ جنہوں نے اس حادثہ جانکاہ کے وقت خود تشریف لا کر عیادت فرمائی۔ نیز تاروں اور خطوط کے ذریعہ ہمدردی اور الفت کے جذبات کا مظاہرہ فرمایا۔ اور دعائیں کیں۔ الحمد للہ کہ یہ پاکیزہ جذبات مرحمت الفت بین قلوبھم کے تحت جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ میں ابھی فرداً فرداً خطوط کا جواب دینے کے قابل نہیں ہوا۔ لہٰذا احباب کا الفضل کے ذریعے شکریہ ادا کرتا ہوں فجزاھم اللہ احسن الجزاء اور دعا کے لئے درخواست بھی کرتا ہوں کہ وہ شافی مطلق جلد اپنے فضل و کرم سے مجھے صحت کاملہ عطا فرما کر اس نئی زندگی کے ذریعہ احمدیت کا صحیح معنوں میں خادم بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خادم احمدیت:۔ مسعود احمد خورشید عفی عنہ

ابن الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ معرفت خورشید سنز کھوری گارڈن کراچی نمبر ۲

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۷ر جنوری سنہ ۱۹۷۰ء کو صبح ساڑھے گیارہ بجے میری اہلیہ زینب خاتون صاحبہ کراچی میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں ان کا تابوت ۲۸ر جنوری کو چناب ایکسپریس سے ربوہ پہنچا۔ دو بڑے بیٹے خالد لطیف صاحب اور شوکت امین صاحب ساتھ تھے ۲۹ر جنوری کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ بعد تدفین مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے دعا کرائی۔ مرحومہ بہت کم گو پابند صوم و صلوٰۃ رحمدل۔ عابدہ شاکرہ اور دعا گو خاتون تھیں وہ میاں زین العابدین صاحب برادر اصغر حضرت حافظ حامد علی صاحب کی منجھلی صاحبزادی تھیں آپ نے اپنی یادگار پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جو کہ سب غیر شادی شدہ ہیں احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ نیز ان کے بچوں کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ وہ نیک سعادتمند اور سلسلہ کے خدمت گذار ہوں۔ (محمد حمید احمد ۔ النصرت، ۳۴۹/۲ جوہر آباد کراچی ۳۲)

اچھے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
سونے کے جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ________ ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز۔ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون ۵۲۶۴۳

درخواست ہائے دعا

میرے ایک دوست مکرم ظفر اللہ صاحب آف سنگر پور اڑیسہ (بھارت) اس سال بی ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔
(طاہر احمد منیر ابن مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر ربوہ)

۲۔ میرے والدین حج بیت اللہ کے بعد سب سے پہلے آنے والے بحری جہاز کے ذریعہ جو عنقریب پاکستان پہنچنے والا ہے واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور بخیریت واپس لائے۔ (مرزا محمود احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں:

ایک پنتھ دو کاج

پوسٹ آفس سیونگ بنک میں بچت جمع کرانے سے آپ کو بھی فائدہ اور آپ کے ملک کو بھی فائدہ ایک طرف تو آپ اپنی بچت اور اس کے منافع کی رقم سے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بہتر زندگی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف آپ کی بچت تعمیری کاموں پر صرف ہوتی ہے ملک کے تعمیری اور ترقیاتی پروگرام اور ذرائع آمد و رفت اور بن قاسم بندرگاہ اور تربیلا بند جیسے عظیم منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو سرمایہ لگایا جا رہا ہے اس میں وہ رقمیں بھی شامل ہیں جو آپ پوسٹ آفس سیونگ بینک میں جمع کرواتے ہیں۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں نفع بھی سب سے زیادہ ملتا ہے

منافع کی شرح

عام حسابات پر	۵½ فیصد
میعادی حسابات پر	
۶ ماہ یا زائد اور ۱۲ ماہ سے کم مدت کے لئے	۵¾ فیصد
۱۲ " " " ۲۴ " " " "	۶ "
۲۴ " " " ۳۶ " " " "	۶½ "
۳۶ " " زائد مدت کے لئے	۷ "

پوسٹ آفس سیونگ بینک

بزرگان سلف کی طرف سے چندہ تحریک جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے مالی جہاد کا اعلان فرمایا تو اس میں بزرگان سلف کی طرف سے بھی چندہ دینے کا طریق جاری فرمایا۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چندہ تحریک جدید بقدر -/۱۲۵۰۰ روپیہ میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی چندہ جات شامل ہیں جو کہ نہ صرف حضور کے حین حیات میں ہی داخل خزانہ ہوتے رہے بلکہ حضور کے وصال کے بعد بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اب بھی ہر سال باقاعدگی سے تحریک جدید کو ملتے ہیں۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تتبع میں کئی مخلصین جماعت اشاعت اسلام کے لئے بزرگان سلف کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مکرم کرنل ملک محمد اعجاز ربانی صاحب آف گجرات نے اپنا وعدہ بقدر -/۱۰۱۶ روپے بھجواتے ہوئے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور دیگر بزرگ لواحقین کی طرف سے -/۱۲۷ روپے فی کس کے حساب سے ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔

قارئین کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز جماعت کے متمول حضرات کی خدمت میں یہ نیک نمونہ پیش کرتے ہوئے ان سے التماس ہے کہ وہ بھی ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ کے تحت اپنے بزرگوں کے احسان کا جواب اس طرح دیں کہ ان کی طرف سے تحریک جدید کا صدقہ جاریہ میں باقاعدگی سے حصہ لیتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین کو اجر عظیم سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

احباب جماعت توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

۱۔ "شوریٰ میں یہ تحریک پاس ہوئی تھی کہ لوگ مختلف تقریبوں پر اور ملازمت پیشہ اپنی آمدنیوں پر کچھ نہ کچھ رقم مساجد کے لئے دیتے رہیں جس سے غیر ممالک میں جہاں مساجد کا بنانا تبلیغی نقطہ نگاہ سے ضروری ہے مساجد تعمیر ہوتی رہیں"

۲۔ "ہمارا ایمان ہے کہ اس کا دیا ہوا مال جس قدر زیادہ خرچ کیا جائے اسی قدر زیادہ بڑھتا اور بڑے بڑے انعامات کا باعث بنتا ہے۔"

ہماری جماعت کے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی تعمیل میں اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال میں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ اپنے رب سے اس کے خاص فضلوں اور انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا مہلک اپھارہ
اکسیر اپھارہ
کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب!
اصلی دوا
کے ہر پیکٹ پر "غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس" کرنے کی رعایت دی گئی ہے۔
خریدنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں۔ قیمت فی پیکٹ -/۱ درجن پر ۳۳ فیصد کمیشن، دو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی ___ حیوانات کی دیگر امراض کے متعلق ادویات کا پمفلٹ مفت منگوائیں۔
کیور سیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور ● ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

ایک ایسا کُلیہ جس کے خلاف دُنیا میں کوئی نظیر نہیں ملتی

دُنیا میں کوئی بھی نبی ایسا نہیں آیا جس کی مخالفت نہ کی گئی ہو!

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کوئی عجیب بات نہیں۔ آج تک دُنیا میں کوئی بھی نبی ایسا نہیں آیا جس کی مخالفت نہ کی گئی ہو اور جس کو تباہ کرنے کے لئے دشمنانِ انبیاء نے ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہو۔ مگر تاریخ بتاتی ہے کہ ہر قسم کی مخالفت کے باوجود آخر یہی نتیجہ نکلا کہ نبی اور اس کے ماننے والے جیتے اور مخالفت کرنے والے خواہ وہ کتنی بڑی طاقتوں کے مالک تھے تباہ اور برباد ہوئے۔ یہ ایک ایسا کلیہ ہے جس کے خلاف ہمیں دُنیا میں کوئی نظیر نظر نہیں آتی۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آدمؑ اپنے دشمنوں پر غالب نہ آیا ہو یا نوحؑ نے اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل نہ کی ہو یا ابراہیمؑ اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوا ہو۔ یا موسیٰؑ نے فرعون پر غلبہ نہ پایا ہو۔ یا عیسیٰؑ نے یہود پر فتح حاصل نہ کی ہو یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت کے باوجود فتح و ظفر نے آپ کے قدموں کو نہ چوما ہو۔ ان تمام انبیاءؑ کے زمانہ میں شیطان نے اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ خدائی جماعتوں پر حملہ کیا۔ اور ہر قسم کے ذلیل ہتھیاروں سے اس نے صداقت کو مٹانا چاہا مگر ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی نبی ہارا ہو اور شیطان جیتا ہو بے شک نبیوں کو کہا گیا کہ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا (ابراہیم) ہم یقیناً تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب کی طرف لوٹ آؤ گے بلکہ انہیں یہاں تک دھمکی دی گئی کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (یٰسٓ ع ۲) اگر تم نے اپنی تعلیم کو ترک نہ کیا تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ اور تمہیں دردناک عذاب پہنچائیں گے مگر ان تمام دھمکیوں کے باوجود بلکہ ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کے باوجود جب نتیجہ نکلا تو یہی دکھائی دیا کہ کفر زمین پر اوندھے منہ گرا ہوا ہے اور صداقت اپنی کامیابی پر مسکرا رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی مخالفت خدا تعالیٰ کی ان مخفی تدابیر میں سے ایک بڑی اہم تدبیر ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے پیغام کو وسعت دیتا اور اس کے حلقۂ اثر کو وسیع کرتا ہے۔ جب مخالفت کا طوفان اُٹھ آتا ہے تو لوگوں میں ایک تہلکہ مچ جاتا ہے اور سعید طبع لوگ غور کرنے لگ جاتے ہیں کہ آخر یہ شخص کیا کہتا ہے اور اس کی کیوں مخالفت کی جاتی ہے اور جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے سینوں کو کھول دیتا ہے اور وہ بھی صداقت کا شکار ہو جاتے ہیں پس مخالفت انبیاء کی آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچانے کا ایک زبردست ذریعہ ہے جس سے جھوٹے مدعیان نبوت قطعی طور پر محروم ہوتے ہیں۔ یُوں تو وہ بھی عجیب و غریب دعوے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں مگر لوگ اُن کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے بلکہ وہ ان کے دعووں کو ایک مجنونانہ بڑ سے زیادہ کوئی وقعت نہیں دیتے وہ بسا اوقات خود بھی چاہتے ہیں کہ لوگ ان کی مخالفت کریں تاکہ ہر کہ و مہ کی زبان پر اُن کا نام ہو اور لوگوں میں ان کا چرچا ہو مگر کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا اور وہ گوشۂ گمنامی میں کس مپرسی کی زندگی بسر کرتے ہیں اور کس مپرسی کی حالت میں ہی گمنامی کی موت مر جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی مامور مبعوث ہوتا ہے تو بڑے کیا اور چھوٹے کیا اور عالم کیا اور جاہل کیا اور مرد کیا اور عورتیں کیا اور طاقتور کیا اور کمزور کیا سب کے سب مخالفت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر شخص جو اس پر تیر چلاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اس نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے مگر یہی مخالفت ایک دن سعید الفطرت انسانوں کو جھنجھوڑ کر انہیں کشاں کشاں اللہ تعالیٰ کے دروازہ کی طرف لے آتی ہے" (تفسیر کبیر ص ۲۳-۲۴)

تقریب رخصتانہ و دعوتِ ولیمہ

۲۱ر تبلیغ ۱۳۴۹ہش مطابق ۲۱ فروری ۱۹۷۰ء کو میرے بڑے بھائی مکرم صلاح الدین صاحب شمس آف شکاگو (امریکہ) ابن حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۷۰ء کو محترمہ طاہرہ منصورہ صاحبہ ایم ایس سی بنت محترم حافظ بشیر احمد صاحب آف کراچی کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا۔ اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔

بارات مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۷۰ء کو صبح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی سرکردگی میں روانہ ہوئی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد محترم حافظ بشیر احمد صاحب نے تقریب رخصتانہ کا اہتمام کیا جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ ازاں بعد برادرم مکرم عبد الباری صاحب قیوم شاہد نے محترم حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جو محترم حافظ صاحب نے خاص اس تقریب کے لئے کہی تھی۔ بعد ازاں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دُعا کروائی۔ اور بارات رات کے قریباً آٹھ بجے واپس ربوہ پہنچ گئی۔

مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۷۰ء کو بعد دوپہر حضرت مولانا شمس صاحب مرحومؓ کے خسر محترم خواجہ عبید اللہ صاحب سابق افسر تعمیرات ربوہ نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں دوسرے احباب کے علاوہ ازراہ شفقت و ذرہ نوازی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعا فرمائی۔ کھانے بعد کچھ دیر تک حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔

احبابِ جماعت دردِ دل سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور نیک، صالح اور خادم دین اولاد سے نوازے۔ آمین۔

(منیر الدین شمس ابن حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحومؓ ربوہ)

زعماء انصار اللہ سے ایک سوال

شہری مجالس انصار اللہ کے زعماء اعلیٰ اور زعماء سے گذارش ہے کہ اگر انہوں نے ماہ صلح یعنی مالی سال کے پہلے مہینے میں چندہ کی رقوم مرکز میں نہیں بھجوائیں تو اس کی کیا وجہ ہے۔ مرکز کو جلد اطلاع کر دیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

لجنات فوری طور پر متوجہ ہوں!

سالِ رواں کے پہلے امتحان کے پرچہ جات بذریعہ ڈاک بھجوا دیئے گئے ہیں تمام لجنات براہ مہربانی جلد سے جلد اپنے اپنے ہاں پرچہ جات حل کروا کے دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں ۹ر مارچ ۱۹۷۰ء کے بعد موصول ہونے والے پرچہ جات نتیجہ میں شامل نہ کئے جاویں گے۔

(رضیہ درد ایم اے۔ سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی بچی راشدہ کے لڑکے نیر احمد کو موٹر کار کی زد میں آکر معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچے کو معجزانہ طور پر محفوظ رکھا ہے صرف سامنے کے دانت ہل گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نیر احمد کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور اسے عمر دراز سے نوازے۔ آمین۔ (محمد شفیع قریشی الکیمسٹس۔ ربوہ)